ایگریکلچر مارکیٹنگ راؤنڈ اَپ

نومبر-2007

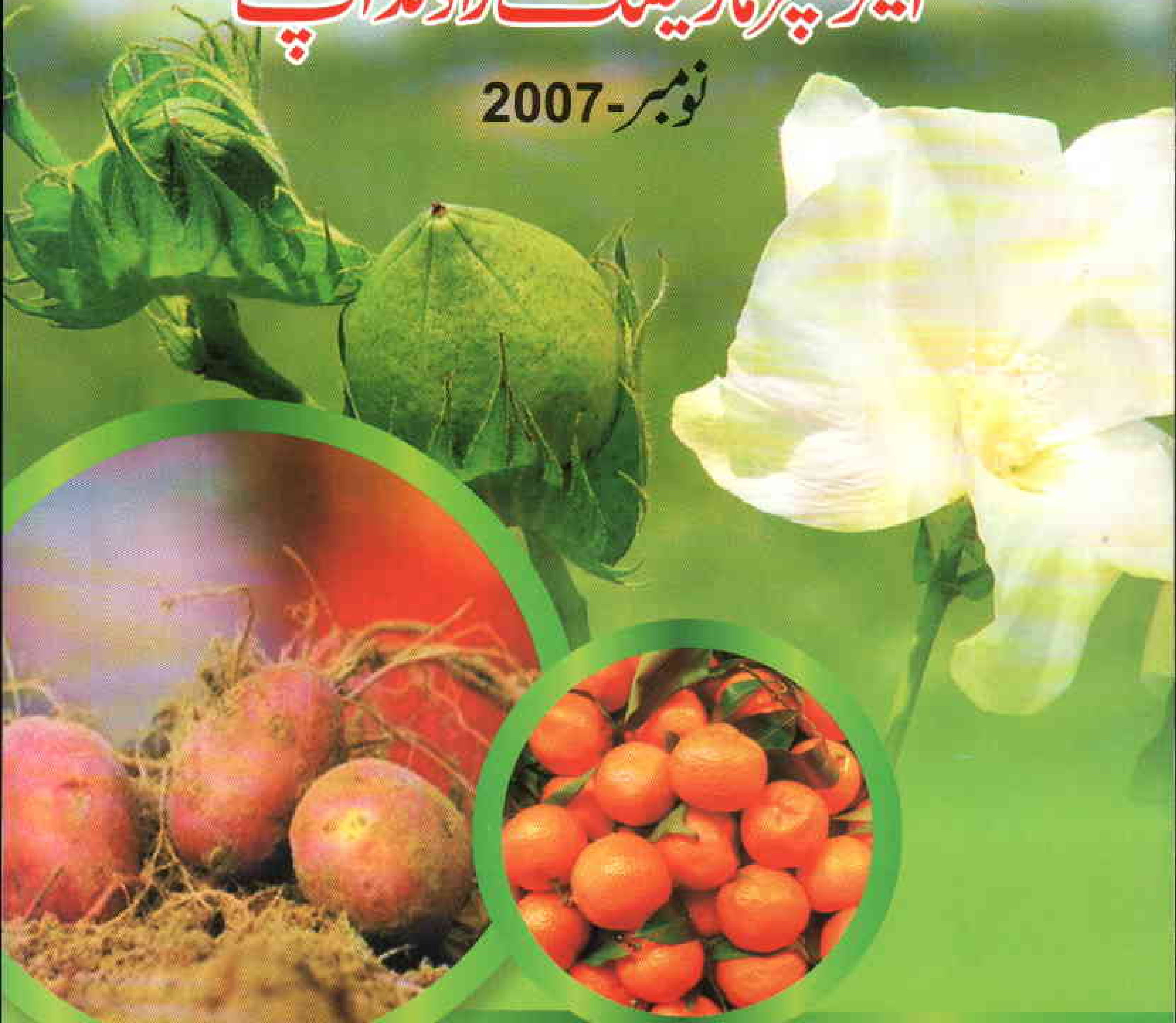

ایگریکلچر مارکیٹنگ انفارمیشن سروس

نظامت زراعت (معاشیات وتجارت) 21-ڈیوس روڈ لاہور

فون نمبر: 042-9201094, 9200754

ایگریکلچر مارکیٹنگ انفارمیشن سروس

دھان کی بہتر سنبھال کسان خوشحال

دھان (مونجی) کی بہتر پیداوار اور اچھی قیمت کے حصول کے لئے سنہری اصول

- ☆ کٹائی سے 15 دن پہلے کھیت کو پانی دینا بند کر دیں۔
- ☆ دھان (مونجی) کی کٹائی اس وقت شروع کریں جب سٹے کے نچلے دو سے تین دانے سبز ہوں۔
- ☆ دھان (مونجی) کی کٹائی صبح 10.00 بجے سے پہلے اور غروب آفتاب کے بعد ہرگز نہ کریں۔
- ☆ کٹائی کے وقت دانوں میں نمی 20 فیصد سے زیادہ نہیں ہوئی چاہیئے۔
- ☆ کٹائی کیلئے دھان (مونجی) والا کمبائن ہارویسٹر ہی استعمال کریں یا گندم والا کمبائن ہارویسٹر جو دھان کی کٹائی کیلئے ترمیم شدہ ہو۔
- ☆ کمبائن ہارویسٹر کی رفتار آہستہ رکھیں تاکہ دانے ٹوٹنے نہ پائیں اور پرالی وغیرہ دانوں کے ساتھ نہ آئے۔

منڈی میں دھان (مونجی) فروخت کرنے کے لئے ضروری ہدایات

- ☆ منڈی میں دھان (مونجی) فروخت کرتے وقت 1.5 فیصد سے زیادہ کمیشن ادا نہ کریں۔
- ☆ چونگی، بک تھلہ، حقہ پانی، جھاڑو، مسجد فنڈ وغیرہ کے ناجائز اخراجات ادا نہ کریں۔
- ☆ مارکیٹ فیس ایک روپیہ فی 100 کلوگرام خریدار ادا کرے گا۔
- ☆ وزن کرتے وقت خالی بوری کا الاؤنس ایک کلو 200 گرام ہوگا۔
- ☆ تولہ خریدار کی بجائے آڑھتی یا کمیشن ایجنٹ کا مقرر کردہ ہو۔
- ☆ ملز / آڑھتی حضرات دھان (مونجی) کو مناسب طور پر خشک کریں۔
- ☆ دھان (مونجی) کی اقسام علیحدہ علیحدہ رکھیں اور ملاوٹ مت کریں۔
- ☆ کسی بھی قسم کی زائد وصولی کی صورت میں متعلقہ منڈی کی مارکیٹ کمیٹی سے رجوع کریں۔

ایگریکلچر مارکیٹنگ انفارمیشن سروس

گندم

گندم کا ارتقاء آج سے ہزاروں سال پہلے جنوب مغربی ایشیاء سے ہوا جبکہ بھارت اور اس کے ملحقہ علاقوں میں اس کی کاشت آج سے تقریباً پانچ ہزار سال پہلے شروع ہوئی۔اس وقت پاکستان اس کی کاشت میں بہتر مقام رکھتا ہے اور 2005 کے پیداواری اعداد و شمار کے مطابق پاکستان پہلے دس عالمی ملکوں میں شمار ہوتا ہے۔پاکستان کی کل معیشت میں گندم کا حصہ 3 فیصد ہے۔گندم ہماری زرعی اجناس میں نہایت اہم ہے۔پاکستانی عوام کی بنیادی خوراک ہونے کی وجہ سے ملک کے ہر علاقے میں کاشت کی جاتی ہے۔اس اہمیت کی بناء پر عوام کی سالانہ ضرورت کے علاوہ ایک مخصوص مقدار مشکل حالات سے نبرد آزما ہونے کیلئے ذخیرہ بھی کی جاتی ہے۔اس سال گندم کی پیداوار گذشتہ سال کے مقابلہ میں 10.5 فیصد زائد حاصل ہوئی۔اپریل میں نئی فصل کے آتے ہی گندم کی قیمت منڈی میں کم ہو جاتی ہے جو وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بڑھنا شروع ہو جاتی ہے۔گندم کا رقبہ بنیادی خوراک کے باعث باقی تمام فصلوں سے زیادہ کاشت کیا جاتا ہے۔اس کی کاشت بارانی علاقوں میں اکتوبر اور نہری علاقوں میں نومبر سے شروع ہوتی ہے۔محکمہ خوراک ہر سال مشکل حالات سے بردآزما ہونے کے لئے کچھ گندم ذخیرہ کرتا ہے۔جس کو ستمبر کے بعد فلور ملوں کو اس کی گنجائش کے مطابق فروخت کرتا ہے۔جس سے زمینداروں کو مناسب قیمت مل جاتی ہے اور مڈل مین کا کردار کم ہونے کے باعث صارف کو بھی گندم کی مصنوعات مناسب قیمت پر میسر رہتی ہیں۔اس کے باوجود بھی کچھ منافع خور عناصر گندم کی ناجائز ذخیرہ اندوری کرتے ہیں۔جس سے گندم کی طلب کو غیر متوازن کر دیتے ہیں جیسا کہ اس سال ہوا اور لوگوں کو گندم اور آٹے کی زیادہ قیمتوں کی وجہ سے پریشانی کا سامنا کرنا پڑا اس چیز کو مدنظر رکھتے ہوئے گورنمنٹ نے گندم کی برآمد پر پابندی عائد کر دی تاکہ اس کی قیمتیں اعتدال پر رہیں۔گندم کے موجود بحران کی وجہ سے قیمتوں میں مسلسل اضافہ جاری ہے۔

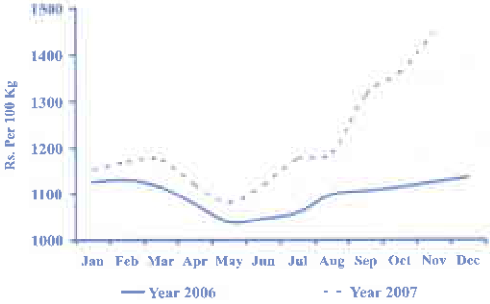

پنجاب کی بڑی منڈیوں میں نومبر کے مہینہ میں گندم کی اوسط قیمت 1445 روپے فی کوئنٹل رہی۔جو کہ گذشتہ ماہ اکتوبر کی 1361 روپے فی کوئنٹل قیمت سے 6.12 فیصد زیادہ ہے۔جبکہ گذشتہ سال ماہ نومبر کی قیمتوں کی نسبت 28.37 فیصد اضافہ دیکھنے میں آیا۔گندم کے موجودہ بحران سے نمٹنے کے لئے ضروری ہے کہ حکومت ذخیرہ اندوزوں کے خلاف بھرپور کاروائی کرے اور سمگلنگ کی روک تھام کی جائے۔درج ذیل گوشوارے میں گندم کی ماہ نومبر، گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال نومبر کی قیمتیں دی گئی ہیں۔

قیمت/100 کلوگرام

منڈی	نومبر (2007) کی قیمتیں	اکتوبر (2007) کی قیمتیں	نومبر (2006) کی قیمتیں	نومبر (2007) کی فیصد قیمتوں کا اکتوبر (2007) سے موازنہ	نومبر (2007) کی فیصد قیمتوں کا نومبر (2006) سے موازنہ
لاہور	1510	1435	1128	5.23	33.87
فیصل آباد	1412	1325	1116	6.57	26.54
سرگودھا	1452	1379	1121	5.29	29.57
ملتان	1477	1388	1122	6.41	31.66
گوجرانوالہ	1405	1257	1097	11.77	28.10
اوکاڑہ	1430	1342	1095	6.56	30.61
راولپنڈی	1458	1388	1175	5.04	24.09
رحیم یار خان	1413	1376	1150	2.69	22.87
اوسط	1445	1361	1125	6.12	28.37

مکئی

مکئی کی تاریخ بہت پرانی ہے۔مکئی اصل میں یورپین فصل تھی جو کہ بعد میں تقریباً پندرھویں یا سولھویں صدی میں امریکہ اور تمام دنیا میں متعارف ہوئی۔مکئی ساری دنیا میں بڑی کامیابی سے کاشت کی جاتی ہے۔مکئی کی پیداوار میں پاکستان کا دنیا میں 26واں نمبر ہے۔پچھلے دوسالوں سے مکئی کی پیداوار میں اضافے کا رجحان ہے کیونکہ مکئی کی کاشت سے کاشتکاروں کو بہتر معاوضہ مل رہا ہے۔مکئی کی طلب میں بھی مسلسل اضافہ ہورہا ہے۔کیونکہ مکئی کا استعمال جانوروں کی خوراک میں بکثرت ہوتا ہو۔اِس کے ساتھ ساتھ کارون آئل بنانے والی ملز بھی اس کی خاطر خواہ خرید کرتی ہیں۔سال 06-2005 میں پاکستان میں مکئی کی پیداوار 3109.6 ہزار ٹن ہوئی جو کہ پچھلے سال سے 11.2 فی صد زیادہ ہے۔مکئی پاکستانی معیشت میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔مکئی ملک کے تمام صوبوں میں کاشت کی جاتی ہے۔لیکن مکئی کی پیداوار کا مجموعی طور پر 99 فیصد صوبہ پنجاب اور سرحد سے حاصل ہوتا ہے۔صوبہ پنجاب کا ملکی پیداوار میں حصہ 74 فیصد ہے۔جو چند سال پہلے 55 فیصد تھا۔پنجاب کے پیداواری حصے میں اضافہ منڈی میں اس کی بڑھتی ہوئی طلب کو ظاہر کرتا ہے۔ اس بڑھتی ہوئی طلب کو ترقی دادہ ہائبرڈ اقسام سے پورا کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔مکئی کی خریف کی فصل منڈی میں آنا شروع ہوگئی ہے جو نومبر دسمبر تک منڈی میں آتی رہے گی۔مکئی کی زیادہ طلب کی بناء پر قیمتوں میں معمولی اضافہ ہوسکتا ہے۔کیونکہ جانوروں کی خوراک میں جو متبادل اجناس استعمال ہوتی ہیں اُن کی قیمتیں پچھلے سال کی نسبت بہت زیادہ ہیں۔لہذا اُن اجناس کے متبادل کے طور پر مکئی کی خرید زیادہ ہورہی ہے جو کہ قیمتوں میں بڑھوتری کا باعث ہیں

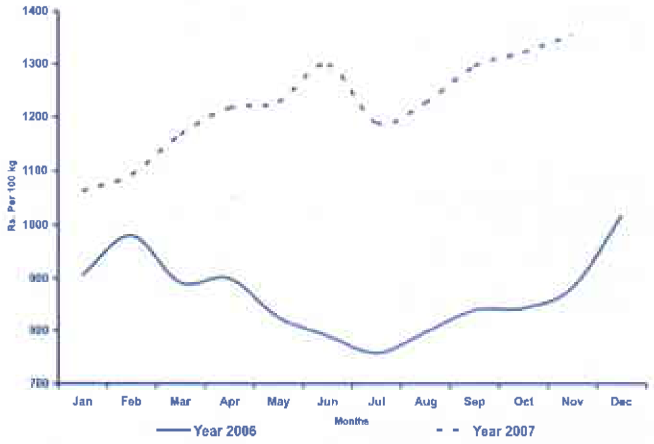

پنجاب کی بڑی منڈیوں میں نومبر کے مہینہ میں مکئی کی اوسط قیمت 1356 روپے فی کوئنٹل رہی۔جو کہ گذشتہ ماہ کی 1322 روپے فی کوئنٹل قیمت سے 2.51 فیصد زیادہ ہے۔جبکہ گذشتہ سال ماہ نومبر کی قیمتوں کی نسبت 53.47 فیصد اضافہ دیکھنے میں آیا۔

قیمت/100 کلوگرام

منڈی	نومبر (2007) کی قیمتیں	اکتوبر (2007) کی قیمتیں	نومبر (2006) کی قیمتیں	نومبر (2007) کی فیصد قیمتوں کا اکتوبر (2007) سے موازنہ	نومبر (2007) کی فیصد قیمتوں کا نومبر (2006) سے موازنہ
لاہور	1375	1188	960	15.74	43.23
فیصل آباد	1413	1360	842	3.90	67.88
سرگودھا	1328	1369	950	-2.99	39.79
ملتان	1505	1656	864	-9.12	74.29
گوجرانوالہ	1149	1139	827	0.88	38.92
اوکاڑہ	1428	1278	908	11.74	57.36
راولپنڈی	1296	1263	854	2.61	51.80
رحیم یارخان	1350	1325	850	1.89	58.82
اوسط	1356	1322	882	2.51	53.74

چاول سپر باسمتی

چاول کے بارے میں یہ تصور کیا جاتا ہے کہ اس کا ارتقاء 3000BC میں انڈونیشا کے علاقے بالی، چین، برما اور انڈیا سے ہوا۔ چاول میں نشاستہ بڑی مقدار میں پایا جاتا ہے۔ چاول پوری دنیا میں خوراک کے طور پر بہت پسند کیا جاتا ہے۔ چاول کی پیداوار میں چین، انڈیا، انڈونیشا، بنگلہ دیش اور ویت نام بڑے مما لک کے طور پر جانے جاتے ہیں۔ پاکستان باسمتی چاول کی پیداوار میں پوری دنیا میں مشہور ہے۔ پاکستان باسمتی چاول کی برآمد سے ہر سال خاطر خواہ زرمبادلہ کماتا ہے۔ دوران سال 2006-07 میں پاکستان نے 1,125,819 (ہزار امریکی ڈالر) کا چاول برآمد کیا۔ جس میں باسمتی چاول کا حصہ 49.14 فیصد ہے۔ یہ چاول زیادہ تر دبئی، کینیا، عمان، یمن، سنگاپور اور دوسرے کئی مما لک کو بھیجا گیا۔ پاکستان میں باسمتی چاول کی کل پیداوار کا 57 فیصد سے زیادہ صوبہ پنجاب سے حاصل کیا جاتا ہے۔ کیونکہ اس کے کچھ اضلاع کی آب وہوا اور زمین باسمتی چاول کی پیداوار کیلئے نہایت موزوں تصور کی جاتی ہے اور اس کی مخصوص خوشبو اور منفرد ذائقہ کی بناء پر پاکستانی باسمتی چاول بین الاقوامی منڈی میں ایک خاص پہچان رکھتا ہے۔

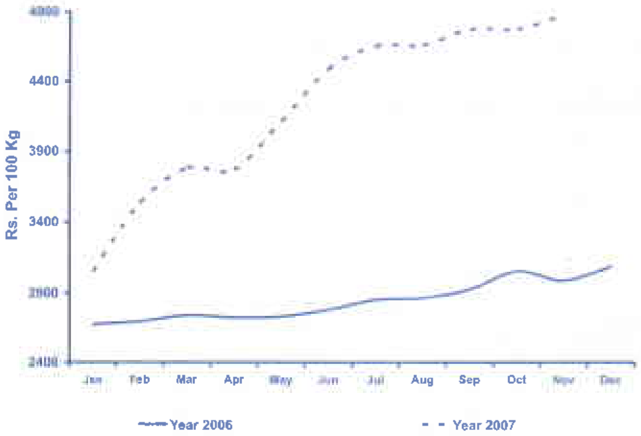

پنجاب کی بڑی منڈیوں میں نومبر کے مہینے میں گزشتہ ماہ اکتوبر کی نسبت سپر باسمتی کی قیمتوں میں معمولی تبدیلی دیکھنے میں آئی۔ جو کہ 13 فیصد زیادہ رہی۔ اور گزشتہ سال نومبر کی قیمتوں سے 63.19 فیصد زیادہ ہیں۔ پچھلے دو سالوں سے چاول کی قیمتیں نہایت کم رہی تھیں۔ بین الاقوامی پیداوار کم ہونے کی وجہ سے بین الاقوامی منڈی میں چاول باسمتی کی قیمتیں بڑھ گئیں۔ لیکن یہ قیمتیں اس وقت بڑھی تھیں جب کسان اپنی فصل فروخت کر چکا تھا۔ پچھلے سال چاول کی کم پیداوار اس سال بھی قیمتوں میں اضافے کا باعث ہے۔ اور دن بدن چاول کی بڑھتی ہوئیں قیمتیں زیادہ طلب کا اندیہ دے رہی ہیں۔ طلب اگر یونہی برقرار رہی تو قیمتوں میں مزید اضافہ ہوسکتا ہے۔ نیا چاول منڈی میں آنا شروع ہو چکا ہے۔ لیکن اس کے باوجود اس کی قیمتوں میں کوئی کمی نہ ہوئی ہے۔ درج ذیل گوشوارہ میں سپر باسمتی کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت/100 کلوگرام

منڈی	نومبر (2007) کی قیمتیں	اکتوبر (2007) کی قیمتیں	نومبر (2006) کی قیمتیں	نومبر (2007) کی فیصد قیمتوں کا اکتوبر (2007) سے موازنہ	نومبر (2007) کی فیصد قیمتوں کا نومبر (2006) سے موازنہ
لاہور	4867	4650	3067	4.67	58.71
فیصل آباد	4875	4292	3000	13.58	62.50
سرگودھا	4385	4402	2692	-0.39	62.92
ملتان	4969	4771	3017	4.15	64.72
گوجرانوالہ	4558	4454	3006	2.33	51.62
اوکاڑہ	4650	4900	2992	-5.10	55.43
راولپنڈی	5500	5405	3208	1.76	71.43
رحیم یار خان	5250	5367	2950	-2.18	77.97
اوسط	4882	4780	2991	2.13	63.19

چاول اری

چاول اری کی زیادہ کاشت صوبہ سندھ میں کی جاتی ہے یہ صوبہ کل ملکی پیداوار کا تقریباً 68فیصد سے زیادہ پیدا کرتا ہے۔پنجاب اری چاول کی پیداوار میں 19 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے نمبر پر ہے۔اری چاول زیادہ تر برآمد کیا جاتا ہے۔اس کا چاول کی کل برآمد میں تقریباً 51فیصد سے زیادہ حصہ ہے۔اس سال پاکستان نے 569,499ہزار امریکی ڈالر کا اری چاول برآمد کیا۔چاول اری کی سالانہ اوسط پیداوار تقریباً 1.9ملین ٹن ہے۔اسکی فی ایکڑ پیداوار باسمتی چاول سے تقریباً دوگنا ہے۔ان دنوں دھان کی نئی فصل منڈی میں آرہی ہے۔لیکن طلب کے بڑھنے کے باعث اورگزشتہ سال چاول کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ کے باعث اس سال دھان کی قیمتیں پچھلے سال کی نسبت 50 سے 80فیصد زیادہ دیکھنے میں آئی ہیں۔

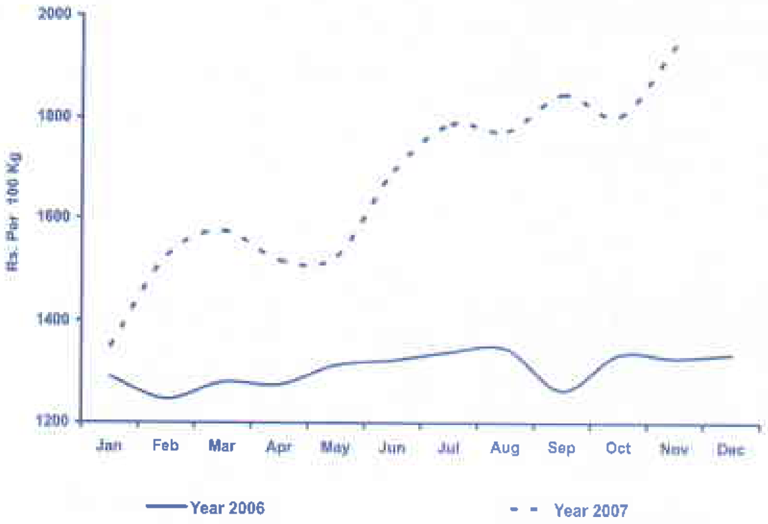

اس ماہ صوبہ پنجاب کی تمام بڑی منڈیوں میں اری چاول کی قیمتوں میں اضافہ دیکھنے میں آیا۔گزشتہ ماہ اکتوبر میں چاول اری کی اوسط قیمت 1804روپے فی کوئنٹل رہی جو ماہ نومبر میں بڑھ کر 1944روپے فی کوئنٹل ہوگئی۔اور شرح اضافہ 7.77فیصد رہا۔جبکہ گذشتہ سال نومبر کے مقابلہ میں شرح اضافہ 46.33فیصد ہے۔جس کی وجہ گذشتہ سال پیداوار میں کمی ہے۔

درج ذیل گوشوارہ میں چاول اری کی نومبر کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال ماہ نومبر کی قیمتوں سے موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت/100 کلوگرام

منڈی	نومبر(2007) کی قیمتیں	اکتوبر(2007) کی قیمتیں	نومبر(2006) کی قیمتیں	نومبر(2007) کی فیصد قیمتوں کا اکتوبر(2007) سے موازنہ	نومبر(2007) کی فیصد قیمتوں کا نومبر(2006) سے موازنہ
لاہور	2030	1880	1300	7.98	56.15
فیصل آباد	1879	1788	11798	5.09	59.35
سرگودھا	2019	1705	1405	18.42	44.03
ملتان	1866	1709	1297	9.19	43.90
گوجرانوالہ	1905	1745	1367	9.17	39.39
اوکاڑہ	1858	1900	1422	-2.21	30.69
راولپنڈی	2117	1954	1375	8.34	53.96
رحیم یار خان	1879	1750	1288	7.37	45.94
اوسط	1944	1804	1329	7.77	46.33

چینی سفید

کماد دو سو سے زائد ملکوں میں کاشت کیا جاتا ہے۔ برازیل اس کی کاشت کا سب سے بڑا ملک ہے۔ جبکہ انڈیا، چین اور پاکستان بالترتیب دوسرے، تیسرے اور چوتھے نمبر پر ہیں۔ پوری دنیا میں تقریباً 1011581 (ہزار ٹن) کماد پیدا ہوتا ہے۔ کماد رقبہ کے لحاظ سے پاکستان کی ایک بڑی فصل ہے اور بنیادی طور پر شکر حاصل کرنے کیلئے کاشت کی جاتی ہے۔ اِس وقت ملک میں چلتے ہوئے 75 شکر سازی کے کارخانوں کی پیداوار کا دارومدار ملک میں کاشت ہونے والے کماد پر ہے۔ اور یہ کارخانے 5 ملین ٹن چینی سالانہ پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ لیکن اسکی اوسط فی ایکڑ پیداوار (494 من)، عالمی اوسط فی ہیکٹر پیداوار (600 من) سے کافی کم ہے۔ اسکے علاوہ دوسرے ممالک کی نسبت پاکستان میں کماد کے فی ایکٹر پیداواری اخراجات بھی زیادہ ہیں۔ لیکن اس سال چینی کی بہتر قیمتوں کی وجہ سے رقبہ میں اضافہ ہوا۔ اس سال زیادہ بارشوں کے باعث کماد کی فصل کی فی ایکڑ پیداوار زیادہ متوقع ہے۔ اس چیز کو مدنظر رکھتے ہوئے حکومت نے شوگرمل مالکان کو ہدائت جاری کی ہیں کہ زمینداروں کی فصل کو بروقت سنبھالنے کے لیے ملوں کو یکم نومبر سے چالو کریں۔ 30 نومبر 2007 تک پنجاب کی کل 44 شوگر ملوں میں سے 40 شوگر ملوں نے کرشنگ شروع کردی ہے۔ اور ملوں نے زمینداروں سے گنا خرید کرنا شروع کر دیا ہے۔ اس سال کماد کی فصل کی اچھا ہونے کی خبریں ہیں۔

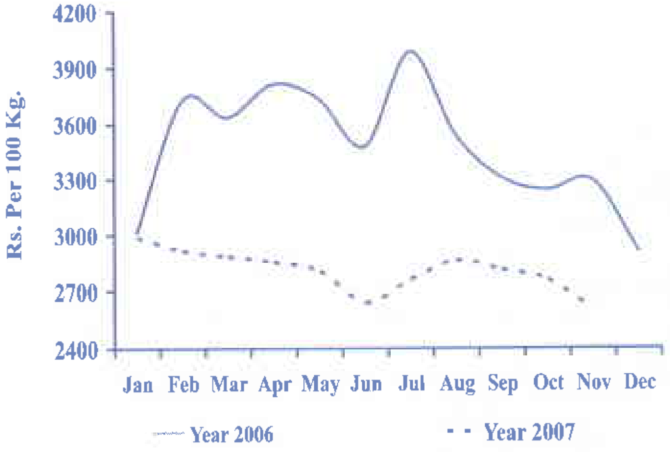

اس وجہ سے نومبر کے دوران صوبہ پنجاب کی تمام بڑی منڈیوں میں چینی کی قیمتوں میں کمی دیکھنے میں آئی جبکہ شرح کمی 5.79 فیصد رہی۔ اکتوبر میں چینی کی قیمت 2759 روپے فی کوئنٹل تھی جو ماہ نومبر میں کم ہوکر 2600 روپے فی کوئنٹل ہوگئی جبکہ گذشتہ سال اکتوبر کے مقابلے میں قیمت میں شرح کمی 21.06 فیصد ہے۔ دسمبر میں نئی چینی کی آمد سے قیمتیں مزید کم ہونے کا امکان ہے۔ درج ذیل گوشوارے میں چینی کی نومبر کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال ماہ نومبر کی قیمتوں کا موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت/100 کلوگرام

منڈی	نومبر (2007) کی قیمتیں	اکتوبر (2007) کی قیمتیں	نومبر (2006) کی قیمتیں	نومبر (2007) کی فیصد قیمتوں کا اکتوبر (2007) سے موازنہ	نومبر (2007) کی فیصد قیمتوں کا نومبر (2006) سے موازنہ
لاہور	2738	2775	3260	-1.33	-16.01
فیصل آباد	2512	2740	3220	-8.32	-21.99
سرگودھا	1682	2745	3318	-2.30	-19.18
ملتان	2475	2683	3254	-7.75	-23.94
گوجرانوالہ	2701	2779	3278	-2.81	-17.61
اوکاڑہ	2547	2756	3276	-7.58	-22.25
راولپنڈی	2644	2828	3387	-6.51	-21.93
رحیم یارخان	2497	2767	3349	-9.76	-25.44
اوسط	2600	2759	3293	-5.79	-21.06

چناسیاہ

چنابطور خوراک لحمیات کی فراہمی کا سستا اور مقوی ذریعہ ہے۔گوشت میں 18.50 فیصد لحمیات جبکہ اس کے مقابلے میں چنے میں 19.20 فیصد لحمیات پائی جاتی ہیں۔ چنے کی فصل کا شمار قدیم فصلوں میں ہوتا ہے۔ایک اندازے کے مطابق چنے کا ارتقاء 740 سال پہلے ترکی سے ہوا تھا آجکل یہ بھارت، پاکستان ترکی، ایران، ایتھوپیا وغیرہ میں بڑے پیمانے پر پیدا ہو رہا ہے۔ چناسیاہ موسم ربیع کی فصل ہے اور بارانی علاقوں کی اہم فصل ہے۔ بھنے ہوئے چنے، سبز چنے، خشک چنے، دال اور بیسن اس کی اہم مصنوعات ہیں اس لیے پاکستان میں کاشت ہونے والی تمام دالوں میں بلحاظ رقبہ اور پیداوار چناسر فہرست ہے۔اور اس کی 97 فیصد سے زیادہ پیداوار صوبہ پنجاب کے بارانی علاقوں یعنی بھکر، جھنگ، لیہ، خوشاب۔ میانوالی، سرگودھا اور چکوال میں پیدا ہوتا ہے۔صوبہ کی کل پیداوار میں 44 فیصد حصہ کے ساتھ بھکر پہلے نمبر اور خوشاب 27.8 فیصد حصہ کے ساتھ دوسرے نمبر پر ہے۔

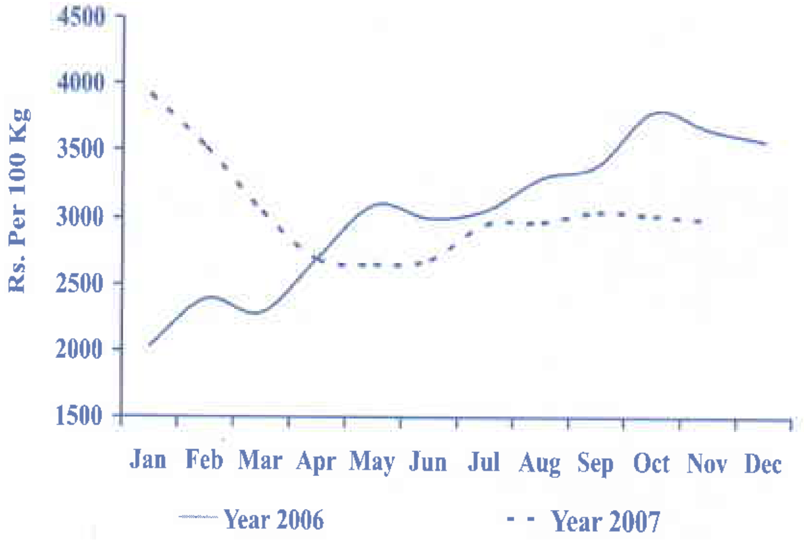

اس سال چنے کی اچھی پیداوار ہونے کے باعث پنجاب کی تمام بڑی منڈیوں میں اس کی قیمت میں گذشتہ ماہ کی نسبت معمولی کمی دیکھنے میں آئی ہے۔گذشتہ ماہ (اکتوبر) میں چنے کی قیمت 3022 روپے فی کوئنٹل تھی۔ جو نومبر کے مہینے میں 1.12 فیصد کمی کے ساتھ 2988 روپے فی کوئنٹل ہوگئی۔ جو گذشتہ سال نومبر کے مقابلے میں 18.22 فیصد کم رہی ہے۔ درج ذیل گوشوارہ میں چناسیاہ کی نومبر کی قیمتوں کا گذشتہ ماہ اور گذشتہ سال نومبر کی قیمتوں سے موازنہ دیا گیا ہے۔

قیمت/100 کلوگرام

منڈی	نومبر (2007) کی قیمتیں	اکتوبر (2007) کی قیمتیں	نومبر (2006) کی قیمتیں	نومبر (2007) کی فیصد قیمتوں کا اکتوبر (2007) سے موازنہ	نومبر (2007) کی فیصد قیمتوں کا نومبر (2006) سے موازنہ
لاہور	2975	3158	3842	-5.79	-22.56
فیصل آباد	2741	2861	3515	-4.19	-22.01
سرگودھا	2686	2787	3344	-3.62	-16.68
ملتان	3054	2881	3506	6.00	-12.89
گوجرانوالہ	3021	3058	3873	-1.21	-21.99
اوکاڑہ	3058	3100	3738	-1.35	-18.18
راولپنڈی	3104	3200	3900	-3.00	-20.41
رحیم یارخان	3267	3133	3517	4.28	-7.10
اوسط	2988	3022	3654	-1.12	-18.22